روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل یکم جون 2010ء 17 جمادی الثانی 1431 ہجری یکم احسان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 117

تکبر سے مت چل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تو اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پُھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔

(سورة لقمان آیت-19)

خدا تعالیٰ کے فرستادے انسان کو خدا کی طرف لے جانے جبکہ شیطان ان میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے

تکبر کے نتیجہ میں انسان حق کو پہچاننے سے محروم رہ جاتا ہے

لاہور میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے احمدیوں کا تذکرہ اور جماعت کو نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 مئی 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ متعدد زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ صٓ کی آیات 72 تا 75 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ابتدائے عالم سے شیطان اور انسان کی جنگ شروع ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرستادے جب دنیا میں آتے ہیں تو انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے دکھاتے ہیں اور شیطان ان میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، مختلف طریقوں، حیلوں، بہانوں، لالچوں اور خوف کے ذریعے سے ڈراتا ہے اور گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن کریم میں جا بجا شیطان کے حملوں سے ہوشیار رہنے اور اس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ تو ہمیں شیطان رجیم کے حملوں سے بچا اور ہمیں ہر دم اپنی پناہ میں رکھ۔

حضور انور نے فرمایا کہ تلاوت کی گئی آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اپنا قریبی ہونے کا اعلان اس کی پیدائش کے اعلان کے ساتھ کیا اور فرشتوں کو اس کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا حکم دیا تو شیطان نے بڑی رعونت اور تکبر سے کام لیتے ہوئے کہا کہ اس انسان کو سجدہ کروں جو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جبکہ میں اپنے اندر ناری صفات رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بشر میں ایسی صلاحیتیں رکھی ہیں جن سے وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر قرب خداوندی کے انتہائی مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ خدا کے برگزیدہ لوگ سب سے زیادہ قرب الٰہی پانے والے ہوتے ہیں اور فرشتوں کا نظام ان کی تائید میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ ابلیس اور شیطان کے چیلے اللہ کے بندوں کے دلوں میں شکوک ڈالتے ہیں۔ مخالفین کا خدا تعالیٰ کے فرستادوں کو نہ ماننا اور شیطان کے قبضہ میں جانا ان کے تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ فرشتوں کا بشر کو سجدہ کرنے سے ظاہری سجدہ کرنا مراد نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں دین پھیلانے کیلئے خدا تعالیٰ کے فرستادے کی کامل فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کے مشن کو آگے بڑھانا' اس کی مدد کرنا اور شیطان کے تمام منصوبوں کو ناکام ونامراد کرنے میں خدا کے برگزیدہ کی تائید اور اس کا ہاتھ بٹانا ہے۔ نیک فطرت اور سعید لوگوں کے دلوں میں خدا کے فرستادے کے پیغام اور اللہ تعالیٰ کی اس کے ساتھ تائیدات کے سلوک کی پہچان پیدا کرنا ہے تاکہ وہ حق کو پہچانیں اور پھر ایسے لوگ اپنے اندر نفخ روح کے نظارے دیکھیں، خدا تعالیٰ کے سلوک کے نظارے دیکھیں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنتے ہوئے جنت کا وارث ٹھہریں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ خدا کے فرستادے کی توہین خدا کی توہین ہے۔ میں خلیفۃ اللہ ہوں، ہماری خلافت روحانی ہے اور آسمانی ہے، نہ زمینی۔ خدا تعالیٰ نے الہاماً مجھے تسلی دی ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میرے فرشتے بھی تیری مدد کیلئے نہایت مستعد ہیں۔ خدا کے وعدہ کے مطابق آج تک خدا تعالیٰ کی مدد کے نظارے ہم دیکھتے ہیں۔ شیطان بھی اپنا کام کر رہا ہے اور فرشتے بھی۔ جب خدا تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے سینے کھولتا ہے تو تمام روکیں دور ہو جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو تو اس وقت تک پیغام حق کو قبول نہیں کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فیض سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر یہ خدائی سلسلہ نہ ہوتا تو کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ فرمایا کہ کیا یہ مخالفتیں احمدیت کو ختم کر دیں گی یا کیا پہلے کبھی ان مخالفتوں سے احمدیت ختم ہوئی تھی؟ ہرگز نہیں ہوئی اور نہ یہ مخالفتیں ختم کر سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارا اعتقاد ہے کہ جس طرح ابتداء میں دعا کے ذریعہ سے شیطان کو آدم نے زیر کیا تھا اسی طرح اب بھی دعا ہی کے ذریعے فتح نصیب ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس جبکہ مخالفتیں بڑھ رہی ہیں، ہمیں دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے لاہور میں دارالذکر اور بیت النور ماڈل ٹاؤن میں دہشت گردی کی تازہ کارروائی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ کافی زیادہ راہ مولیٰ میں قربانیاں ہوئی ہیں اور زخمی بھی بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ قربان ہونے والوں کے درجات بلند فرمائے اور زخمیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء بخشے۔ خدا تعالیٰ مخالفت میں بڑھنے والوں کو عبرت کا نشان بنا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی اپنی دعاؤں میں مزید درد پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے ایمان وایقان میں ترقی دیتا چلا جائے اور یہ ابتلا کبھی ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث نہ بنے۔ حضور انور نے تمام دنیا کے احمدیوں کو پاکستان کے احمدیوں کیلئے دعا کی تحریک کے ساتھ مصر اور ہندوستان میں بعض اسیران راہ مولیٰ کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی پر اپنا رحم فرمائے اور آئندہ ہر ابتلاء سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین

نارووال میں نعمت اللہ صاحب کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا

نارووال میں معصوم احمدی مکرم نعمت اللہ صاحب کو گھر میں گھس کر چھریوں سے پے در پے وار کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ ان کا بیٹا منصور احمد بچانے آیا تو سفاک قاتل نے اسے بھی زخمی کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق نارووال کے علاقہ قلعہ احمد آباد کے رہائشی نعمت اللہ صاحب اپنے گھر کے صحن میں سو رہے تھے کہ ایک شخص نے ان پر چھریوں سے حملہ کر دیا۔ اندر سوئے ہوئے اہل خانہ میں سے ان کا بیٹا منصور احمد والد کو بچانے آیا تو سفاک قاتل نے اس پر بھی چھریوں کے وار کئے۔ نعمت اللہ صاحب کی موقع پر ہی وفات ہو گئی۔ جبکہ ان کے بیٹے کو علاج کے لئے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے۔ حملہ آور گرفتار ہو گیا ہے۔

اس واقعے پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے کہا ہے کہ ابھی لاہور سانحہ میں جاں بحق ہونے والوں کی تدفین بھی مکمل نہیں ہوئی کہ یہ افسوسناک واقعہ پیش آ گیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے افراد کی ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ منظّم انداز میں جاری ہے اور ملک کے دیگر علاقوں سے بھی احمدیوں پر حملوں کی

(باقی صفحہ 11 پر)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح سانحہ لاہور کے زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ آمین

سانحہ لاہور کے متعلق مزید خبریں

لاہور کی دہشت گردی سے متعلق مزید خبریں اور معلومات کیلئے صفحہ 7 تا 10 ملاحظہ فرمائیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

۞ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 مئی 2010ء کو بوقت 12 بجے صبح بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ صفیہ ثریا صاحبہ

مکرمہ صفیہ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم صلاح الدین فاتح صاحب مرحوم مورخہ 15 مئی کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت ڈاکٹر گوہر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ ان کا خاندان 1960ء کی دھائی میں یو۔کے آیا۔ بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہیں اور بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک عطاء محمد صاحب منگلا

مکرم ملک عطاء محمد صاحب منگلا چک 152 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 15 مئی 2010ء کو چک نمبر 152 شمالی ضلع سرگودھا کی احمدیہ بیت الذکر سے پولیس نے کلمہ طیبہ مٹانا چاہا۔ اس مقصد کے لئے جب پولیس وہاں پہنچی تو مکرم ملک صاحب جو دل کے مریض تھے بیت الذکر آ گئے اور اسے اندر سے بند کروا کر خود اس کے باہر کرسی پر بیٹھ گئے اور کہا کہ میری جان چلی جائے گی لیکن کلمہ نہیں مٹے گا اور اس دوران کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے۔ بعد ازاں پولیس تو واپس چلی گئی لیکن ان پر دل کا شدید حملہ ہوا فوراً ہسپتال لے جانے کے لئے گھر منتقل کیا گیا۔ گھر میں بھی کلمہ کا ورد کرتے رہے۔ جب ہسپتال لے کر جا رہے تھے تو رستہ میں ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ موصی تھے اور بڑے مخلص فدائی، نڈر اور سلسلہ کے عاشق نیک بزرگ انسان تھے۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ درویش قادیان مورخہ 2 دسمبر 2009ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اپنے مرحوم شوہر کی وفات کے بعد جتنا عرصہ قادیان میں رہیں بڑے صبر اور حوصلے اور وقار کے ساتھ وقت گزارا اور احسن رنگ میں بچوں کی تربیت کی۔ آپ کو قرآن کریم کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا۔ خلافت سے بہت عقیدت کا تعلق رکھتی تھیں۔ نماز کا ہمیشہ خاص اہتمام کرتیں اور چندہ جات بروقت ادا کیا کرتی تھیں۔ نظام جماعت اور سلسلہ کے وقار کا ہمیشہ خیال رکھتیں۔ رشتہ داروں اور غریبوں کی ہمدرد اور غمگسار تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم الحاج محمد مطیع الرحمٰن صاحب

مکرم محمد مطیع الرحمٰن صاحب واقف زندگی ڈھاکہ مورخہ 24 جنوری 2010ء کو تقریباً 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1959ء میں خود بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مرحوم بہت محنتی، پرجوش داعی الی اللہ اور علمی مزاج رکھنے والے بزرگ انسان تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو سب سے بڑا اعزاز یہ ملا کہ آپ نے قرآن کریم کے بنگلہ ترجمہ کی اشاعت کی معاونت کی۔ نیز آپ نے بہت سی کتب بھی تصنیف کیں اور کئی کتب کا اردو سے بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد طارق مبشر صاحب یہاں بنگلہ ڈیسک یو۔کے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم رضاء الکریم صاحب

مکرم رضاء الکریم صاحب آف ڈھاکہ مورخہ یکم اپریل 2010ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1963ء میں بیعت کی اور جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ ڈھاکہ جماعت میں مختلف حیثیتوں سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ راشدہ خانم صاحبہ

مکرمہ راشدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم اسرار احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 9 جنوری 2010ء کو 30 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے عائشہ دینیات اکیڈمی سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے حلقہ اور لجنہ اماء اللہ مقامی کی سطح پر مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ گھر میں چھوٹے بچوں کی کلاس بھی لیتی رہیں اور انہیں خود قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ مرحومہ بڑی نیک، دعا گو، انتہائی صابر و شاکر، مہمان نواز، خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی اور خلافت سے گہری وابستگی اور وفا کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب

مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب آف شاہجہانپور۔ انڈیا مورخہ 15 مئی کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے صدر جماعت اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ 2000ء میں فیملی کے ساتھ ہجرت کر کے قادیان آ کر آباد ہو گئے۔ نہایت نیک، عبادت گزار اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ قادیان میں ایڈیشنل مشیر قانونی اور دوسرے داماد مکرم ادریس احمد صاحب اسلم افسر محاسب ہیں۔

مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب

مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب ابن مکرم شیخ غلام محمد صاحب اوکاڑہ مورخہ 23 دسمبر 2009ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ مخلص، دیندار، غریبوں کے ہمدرد اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سلسلہ اور خلافت سے ہمیشہ سچی محبت اور کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ اختر النساء صاحبہ

مکرمہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم لاہور مورخہ 4 مئی 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہت نیک، دعا گو اور مہمان نواز مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے صدر لجنہ حلقہ خیابان سرسید کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر کی خوشدامن تھیں۔

مکرمہ امۃ العزیز رانجھا صاحبہ

مکرمہ امۃ العزیز رانجھا صاحبہ اہلیہ مکرم اکرام اللہ رانجھا صاحب جرمنی مورخہ 14/اپریل 2010ء کو وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص، انتہائی صابر و شاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نے بچوں کی بہت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی اور اللہ کے فضل سے سب بچے مختلف جماعتی خدمتوں کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

۞ روزنامہ الفضل 21 مئی 2010ء کو صفحہ 3 پر شائع شدہ مضمون ''میرے ابا۔ محترم ڈاکٹر خیر الدین صاحب بٹ'' میں کالم 4 میں غلطی سے محترم مولانا دوست محمد صاحب کے والد محترم کا نام میاں مراد خان لکھا گیا ہے۔ جبکہ ان کا نام محترم حافظ محمد عبداللہ صاحب ہے۔ احباب درستی کر لیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

۞ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز نے مورخہ 20 مئی 2010ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

مکرم چوہدری عبدالوہاب صاحب

مکر چوہدری عبدالوہاب صاحب برمنگھم ایسٹ مورخہ 19 مئی 2010ء کو 76 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ مرحوم بہت دیندار، مخلص اور جماعت کے ایک فعال کارکن تھے۔ بیت الذکر دارالبرکات برمنگھم کی تعمیر کے موقعہ پر وقار عمل کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق امیر ضلع لودھراں مورخہ 17/اپریل 2010ء کو مختصر علالت کے بعد 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم مہمان نواز ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ 16/17 سال سے آپ پر 295/298C کے تحت مقدمہ چل رہا تھا۔ بیت الذکر میں کلمہ مٹانے کے لئے جب پولیس آئی تو انہوں نے مزاحمت کی جس پر انہیں ہتھکڑی لگا کر بہاولپور جیل بھجوا دیا گیا اور اپنی زندگی کے آخری ایام تک عدالتی پیشیاں بھگتتے رہے۔ بار بار عدالت جانے کی وجہ سے ان کی صحت پر بھی برا اثر پڑا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مشتاق احمد شاکر صاحب

مکرم مشتاق احمد صاحب شاکر ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چک نمبر 5 3 1 سمندری مورخہ 5 مئی 2010ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ نمازوں کے پابند، خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ آپ نے اپنی جماعت میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے بیٹے حافظ ھبۃ الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

باوجود مخالف مہمات کے یورپ میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو بیوت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے

ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر بننے کی ضرورت ہے تا کہ جماعت کا یہاں مضبوط بنیادوں پر قیام اور استحکام ہوجائے

اگر آپ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے عہدِ بیعت کا پاس کرنے والے رہیں گے اور خلافتِ احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھیں گے تو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں اس مقصد کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے

فتح کے حصول کے لئے دعاؤں کے اس ذریعے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور وہ نماز ہے

نظامِ خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے، تقویٰ پر چلنا بھی شرط ہے۔ تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدے دار کا احترام اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو

《 اٹلی کی سرزمین سے پہلی مرتبہ خلیفة المسیح کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا 》

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 /اپریل 2010ء بمطابق 16 /شہادت 1389 ہجری شمسی بمقام بیت التوحید۔ سان پیٹرو۔ اٹلی (Italy)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورة فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اٹلی کے اس شہر میں جس کا نام ''سان پیٹرو'' ہے۔ جو Bologna ''بولون'' کے علاقے کا ایک شہر یا قصبہ ہے۔ سے خطبہ دینے کی توفیق مل رہی ہے اور دنیا میں اس ملک سے پہلی دفعہ لائیو خطبہ بھی نشر ہو رہا ہے۔ ایک لمبے عرصے تک جماعت کے افراد، کچھ حد تک افراد جماعت کی تعداد ہونے کے باوجود یا جماعت کے قیام کے باوجود یہاں کی جماعت کے پاس کوئی جماعتی جگہ یا سینٹر نہیں تھا۔ تقریباً دو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ جگہ جماعت کو خریدنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اب آپ کو یہاں (بیت الذکر) بنانے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور راستے میں جو بعض روکیں ہیں، وہ دور فرمائے۔ علاقے کے لوگوں کی طرف سے (۔) مخالف مہم کی وجہ سے یا بعض..........جن لوگوں کے دل (۔) کی مخالفت سے بھرے ہوئے ہیں، جو اس تلاش میں ہوتے ہیں کہ کوئی موقعہ ملے تو (۔) کو اور (۔) کو بدنام کرنے کی کوشش کی جائے انہیں اس قسم کے (۔) گروپوں کی وجہ سے (۔) کے خلاف باتیں کرنے اور ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر اسے ہوا دینے کا موقع مل جاتا ہے۔ بہرحال دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اب یہ روکیں دور فرمائے اور نہ صرف یہاں بلکہ روم میں بھی ہمیں (۔) اور مشن ہاؤس بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ باوجود (۔) مخالف مہمات کے یورپ کے مختلف ممالک اور مختلف شہروں میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ (۔) کو (۔) بنانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے کہ وہ راستے کھول دیتا ہے۔ بعض مشکلات بھی آتی ہیں، بعض جگہ پر جگہ دینے سے انکار بھی ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ پھر کوئی اور ایسی سبیل نکال دیتا ہے جو ہماری سوچ سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ پس یہ ہوا اللہ تعالیٰ نے چلائی ہے کہ جماعت احمدیہ کے پھیلنے اور حقیقی (۔) کا پیغام دنیا تک پہنچانے کے سامان بہم پہنچا رہا ہے۔ ہمارا اس میں کوئی کمال نہیں ہے۔ نہ ہی ہماری کوئی محنت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، ہمارے یہاں اس سینٹر میں ہی آنے کی مخالفت بھی کی گئی۔ پھر جب کونسلرز کو، علاقے کے لوگوں کو جماعت اور (۔) کی حقیقی تعلیم سے روشناس کروانے کی توفیق ملی تو بہت سے ہمسایوں کو بلکہ میئر سمیت کئی کونسلروں نے بھی ہمارے حق میں آواز اٹھائی۔ پرسوں بھی جو علاقے کے میئر یہاں ریسیپشن میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ باتوں میں کہہ رہے تھے کہ یہاں جماعت کا مرکز بننے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہئے انشاء اللہ۔ کیونکہ اس جگہ کے ارد گرد ہماری جماعت کے اکثر ہمسایوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے اور وہ ہمیں امن پسند سمجھتے ہیں۔ بہرحال یہ سب باتیں یہاں رہنے والے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتی ہیں۔ یہاں سے میری مراد اس ملک میں رہنے والے ہر احمدی سے ہے۔ چاہے وہ ملک کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مسیح (موعود) کو ماننے والا اور اس کے غلاموں میں شامل ہے۔ آپ اُس ملک میں رہ رہے ہیں جس کے ایک حصہ میں عیسائیت کی خلافت کا مرکز ہے۔ چاہے دنیاداری کی طرز ہی باقی رہ گئی ہے لیکن بہرحال انہوں نے ابھی تک پاپائیت کے نظام اور استحکام کو قائم رکھنے کی کوشش کی ہوئی ہے۔ پوپ کا احترام بھی ہے۔ اور یورپ میں بہت بڑی اکثریت پوپ کو ماننے والے کیتھولک عیسائیوں کی ہے

بہرحال اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق مسیح (موعود) نے تمام دنیا میں (۔) کا جھنڈا لہرانے اور سعید روحوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈالنے کا کام کرنا ہے اور یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ فی الحال تو یہاں ہمارے کوئی باقاعدہ (مربی) بھی نہیں ہیں۔ سوئٹزرلینڈ سے ہمارے (مربی) یہاں آتے ہیں۔ کوشش ہو رہی ہے، خدا تعالیٰ کرے کہ یہاں مستقل (مربی) کے آنے کا انتظام بھی جلدی ہو جائے۔ اس لئے بھی ہر احمدی کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی کوششوں اور اپنی حالتوں میں ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ انتظامیہ کو خود بخود ہی یہ احساس ہو کہ جس جماعت کے عام افراد بھی اس طرح اعلیٰ اخلاق اور روحانی معیار کے ہیں اور قانون کے پابند ہیں اس کے مشنری کا بھی یقیناً اعلیٰ معیار ہوگا۔ اس لئے اجازت ملنے میں کوئی روک نہیں ہونی چاہئے۔ پس ہر احمدی کو احمدیت کا سفیر بننے کی ضرورت ہے تا کہ جماعت کا یہاں مضبوط بنیادوں پر قیام اور استحکام ہوجائے۔ لیکن یہ بھی واضح ہو کہ (مربی) کے آنے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں کم نہیں ہو جائیں گی بلکہ پہلے سے بڑھ کر اپنے روحانی اور اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہو گی تا کہ صرف ایک دو نہیں بلکہ پورے ملک میں ہمارے (مربیان) اور (بیوت الذکر) کا جال بچھ جائے۔..........اس میں مسیح (موعود) کے ماننے والوں کی کثرت ہوجائے۔ اور یہ کوئی معمولی

کام نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود سے کئے گئے عہدِ بیعت کا پاس کرنے والے رہیں گے اور خلافتِ احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھیں گے تو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں اس مقصد کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ آپ نہیں تو آپ کی نسلیں ضرور یہ نظارے دیکھیں گی۔ انشاء اللہ۔ عیسائیت تو کئی صدیوں کی سختیوں کے بعد، جو موحّد عیسائیوں کو برداشت کرنی پڑیں، یہاں پھیلی اور وہ توحید کی بجائے تثلیث کے نظریے کو لے کر پھیلی۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت (۔) نے تثلیث کو پھر توحید میں بدل کر توحید کے قیام کے لئے کوشش کرنی ہے اور پھر توحید کے قیام.......... کی کوشش کرتے چلے جانا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں یہ پیغام پہنچانے کے لئے مسیح (موعود) کے غلام قربانیاں دیتے چلے جائیں گے اور یہ قربانیاں اسی صورت میں ہو سکتی ہیں جب ہم تقویٰ پر قدم مارنے والے بنیں گے۔ جب اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھنے والے بنیں گے۔ جب اپنی حالتوں پر نظر رکھنے والے بنیں گے۔ جب دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ جب آپس کے تعلقات محبت، پیار اور بھائی چارے کی مثال بن جائیں گے۔ جب نظامِ جماعت سے پختہ تعلق جوڑیں گے۔ جب خلافتِ احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھیں گے۔ جب مسیح موعود سے کئے گئے عہدِ بیعت کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں گے۔ جب اللہ (۔) کی حکومت اپنے اوپر قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس جو پاکستانی قومیت رکھنے والے ہیں اور اپنے ملک کے حالات کی وجہ سے اس ملک میں آئے ہیں۔ یہاں آپ کو مذہبی لحاظ سے ذہنی سکون بھی ہے۔ اور اکثریت کے مالی حالات بھی اللہ تعالیٰ نے بہتر کئے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو موقع دیا ہے تو اپنے خدا کا شکرگزار بندہ بنیں۔ اور اس شکرگزاری کا اظہار اس صورت میں ہوگا، جب ان باتوں پر جو ابھی میں نے بیان کی ہیں، نظر رکھتے ہوئے تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے۔

مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں پاکستانی احمدیوں کے بعد دوسری بڑی تعداد افریقن احمدیوں کی ہے اور ان میں بھی گھانین احمدیوں کی۔ اور پھر مراکش اور الجزائر کے رہنے والے احمدی ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے دنیاوی لحاظ سے بہتر حالت میں کیا ہے۔ آپ کا بھی فرض ہے کہ اپنے عہدِ بیعت کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ افریقن نژاد احمدیوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہیں خود یا ان کے بڑوں کو تثلیث کو چھوڑ کر (۔) قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اب آپ کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس دین میں شامل ہونے کے بعد یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ عیسائیوں کو بہتر رنگ میں توحید کا پیغام پہنچائیں۔ اور پھر یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے جب آپ دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مالی لحاظ سے اس ملک میں آپ کو کشائش عطا فرمائی ہے۔ اور اس طرح سے یہ ذمہ داری ان عرب ممالک کے جزائر اور مراکش کے رہنے والے احمدیوں کی بھی ہے کہ جس انعام کو خدا تعالیٰ نے آپ کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو روحانی مائدہ حضرت مسیح موعود کے ذریعے آپ کو ملا ہے اس سے دوسروں کو بھی فیضیاب کرنے کے سامان کریں۔

ایک حقیقی.......... کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے تحت یہ کام ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسه حدیث نمبر 13) پس اپنے ہم وطنوں، عزیزوں اور رشتے داروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم .... کا پیغام پہنچائیں۔ تبھی آپ حقیقی احمدی ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

مراکش اور الجزائر کے احمدی ہونے والے بعض افراد نے دورانِ ملاقات مجھے بتایا ہے کہ انہیں خدا تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعے حضرت مسیح موعود کی شبیہ مبارک دکھا کر یا کسی اور طرح سے خواب میں احمدیت کی صداقت کے بارے میں بتا کر احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فعل یقیناً آپ کی کسی نیکی کی وجہ سے آپ کے حق میں صادر ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جس کا بدلہ آپ تمام زندگی بھی کوشش کریں تو نہیں اتار سکتے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ .... (الرحمٰن:61) کہ احسان کی جزا احسان کے علاوہ کچھ اور بھی ہو سکتی ہے؟ اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ بچپن کی پرورش کی وجہ سے ہمیں یہ حکم ہے کہ یہ احسان جو تمہارے والدین نے تم پر کیا ہے، ہمیشہ ان کے احسان کو یاد رکھتے ہوئے ان سے حسنِ سلوک رکھو۔ بلکہ حدیث میں ہے کہ ان کے احسان کا بدلہ تم تمام عمر اتار ہی نہیں سکتے۔ تو خدا تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر اپنے نیک بندوں پر احسان کرنے والا ہے، بلکہ اپنے تمام بندوں پر احسان کرنے والا ہے وہ کس قدر حق رکھتا ہے کہ اس کے احسان کا بدلہ اتارا جائے یا اتارنے کی کوشش کی جائے؟ ایک تو اس کی رحمانیت کی وجہ سے اس کا احسانِ عام ہے جو ہر مخلوق پر ہو رہا ہے۔ اور یہ احسانِ عام ایک نیک فطرت کے لئے اس کی ربوبیت کی شکرگزاری کرتے ہوئے اسے سر اٹھانے کی مہلت نہیں دیتا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ روحانی طور پر خود رہنمائی فرما رہا ہو اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے اپنے خاص فضل سے رہنمائی کر رہا ہو تو یہ خدا تعالیٰ کا کس قدر بڑا احسان ہے، جس کو انسان چاہے بھی تو نہیں اتار سکتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَان کا معاملہ آئے گا تو یہ یکطرفہ معاملہ ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے احسان کو اتارنا ممکن ہی نہیں۔ اور ایک عبدِ رحمان کے لئے صرف اور صرف ایک راستہ ہے کہ تا حیات اس کی نعمتوں کا اظہار کرتا رہے اور اس کا شکرگذار بندہ بنا رہے۔ اور ایک احمدی کا یہ کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اپنے ماحول میں پھیلانے کی ہر وقت کوشش کرتا رہے۔

پس یہاں رہنے والے عرب احمدیوں سے یعنی مراکش اور الجزائر وغیرہ کے احمدی جو ہیں ان سے بھی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا بدلہ تو نہیں اتارا جا سکتا۔ لیکن شکرگزاری کا اظہار خاص طور پر اپنے ہم قوموں اور ہم وطنوں میں احمدیت (۔) کا پیغام پہنچاتے ہوئے کرتے چلے جائیں۔ یہ پیغام اور جو باتیں میں کر رہا ہوں صرف عربی بولنے والوں کے لئے نہیں ہیں یا جو میں نے پاکستانی اور افریقن یا عربوں کا ذکر کیا ہے صرف ان کے لئے نہیں ہیں یہاں ہمارے بنگالی احمدی بھی ہیں۔ ان کا بھی یہ کام ہے کہ اسی نہج پر کام کرتے چلے جائیں۔ بلکہ یہ پیغام ہر قوم کے فرد کے لئے ہے۔ ہماری زندگیاں بھی اس کام میں ختم ہو جائیں تب بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احسان کا بدلہ اتار دیا ہے۔ خالق و مالک اور ربّ کے احسانوں کا بدلہ کس طرح اتر سکتا ہے؟ ہاں ہم اس کے احکامات پر عمل کرنے کی وجہ سے اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں بشرطیکہ ہمارا ہر قول و فعل خالصتاً اس کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام...... مسیح موعود و مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی.......... خدا تعالیٰ ہمیں اپنے اس احسان کو یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے کہ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ.......... (الحجرات:18)۔ اللہ تمہیں ایمان کی طرف ہدایت دینے کا تم پر احسان رکھتا ہے۔ پس ایمان کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے ہے۔ اور اس احسان کی شکرگزاری ایمان میں ترقی کی طرف بڑھنے کی کوشش ہے۔ اور اس کوشش میں ایک حقیقی (۔) یا حقیقی مومن اس وقت قدم مارنے والا کہلا سکتا ہے جب دل میں تقویٰ پیدا ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مدِ نظر ہو۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنا مقصدِ پیدائش سامنے ہو، جس کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ.......... ۔ (الذاریات:57) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کا اگر کوئی مقصد ہے تو یہی مقصد ہے۔

ایک عبادت کرنے والا انسان ہی حقیقی عبدِ رحمان کہلا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکرگزار ہو سکتا ہے۔ پانچ وقت باقاعدہ نمازوں کے علاوہ ذکرِ الٰہی بھی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کسی بھی کام کو کرنا عبادت بن جاتا ہے۔ لیکن نماز تمام عبادات کا مغز ہے۔ پس سب سے پہلے تو ایک مومن بننے کے لئے اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ انہیں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ یہ جو آپ سینٹر بنا رہے ہیں یہاں اور پھر (۔) بنانے کی بھی کوشش ہوگی انشاء اللہ۔ اسی طرح روم سے آئے ہوئے بھی بعض احمدیوں نے بھی مجھے دعا کے لئے کہا کہ ہم لوگ بھی (۔) بنانے کے قابل ہو جائیں۔ تو یہ خواہشات اور

دعائیں قبول کروانے کا یا پوری کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ نیک مقصد کے حصول کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ، کسی بھی نیک مقصد کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے آگے، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنانا ہے اور بنانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کے آگے جھکیں رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے نیک مقاصد کے حصول کے راستے بھی کھولتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ عبادت جو تمام عبادات کا مغز ہے، اس کی طرف ہی توجہ نہیں، اگر پانچ نمازیں ہی ادا کرنے کی طرف پوری طرح توجہ نہیں، تو اس سینٹر کی عمارت یا (۔) ایمانوں میں جِلا پیدا کرنے کا باعث تو نہیں بن سکتی۔

میں نے (دعوت الی اللہ) کرنے اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی بات کی ہے۔ تو اس کا ذریعہ بھی دعائیں ہی بنتی ہیں اور (۔) کے نتائج بھی دعاؤں ہی سے نکلنے ہیں۔ انشاء اللہ۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہماری فتح دعاؤں ہی سے ہونی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 57) پس فتح کے حصول کے لئے دعاؤں کے اس ذریعے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور وہ نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی ابتداء میں ہی سورۃ بقرۃ کی چوتھی آیت میں ایمان بالغیب کے بعد نماز کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ تقویٰ کے مدارج طے کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نمازوں کے قیام کی کوشش کی جائے۔ مجھے ملاقات کے دوران بھی بعض احباب ملے۔ بڑی بڑی قربانیاں کرنے والے خاندانوں کے افراد ہیں لیکن نمازوں میں سست ہیں۔ خود احساس ہے کہ ہم نمازوں میں سست ہیں۔ اس کے لئے دعا کے لئے بھی کہتے ہیں۔ لیکن دعائیں بھی اس وقت کام کرتی ہیں، جب آپ خود بھی کوئی عملی قدم اٹھائیں گے۔ ایک طرف تو (۔) کی آواز آ رہی ہو اور نماز کی طرف بلایا جا رہا ہو اور بجائے اس کے کہ (۔) کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے (۔) کی طرف جائیں، خود اپنے کاروبار کے پیچھے چل پڑیں، تو پھر یہ دعاؤں کی درخواست نفس کا دھوکہ ہے۔ یہ اس شخص کے لئے بھی دھوکہ ہے جسے آپ نیکیوں پر قائم ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں یا دعا کے لئے کہتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی دھوکہ ہے۔ پس اس دھوکے سے باہر نکلیں۔ اگر نیت نیک ہے تو عملی قدم اٹھانے کے لئے اپنے نفس کے شیطان کے خلاف بھی جہاد کریں۔ جب یہ کوشش ہو گی تو پھر آپ دیکھیں گے کہ نماز آپ کی اولین ترجیح بن جائے گی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دیئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئیں ہیں، اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر، بڑا عہدہ پا کر، بڑا تاجر بن کر، بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 415)

پس اگر ہر ایک اپنے اندر کے جائزے لے تو خود ضمیر کی آواز اسے بے چین کر دیتی ہے۔ اور ایک احمدی کو جسے خدا تعالیٰ نے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اس کی کسی نیکی کی وجہ سے جماعت کے ساتھ جڑے رہنے پر قائم رکھا ہوا ہے، اس کا ضمیر تو بار بار اسے اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو یاد رکھو۔ یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ احمدی بڑی بے چینی سے، بعض لوگ بڑی سنجیدگی سے اور نیک نیتی سے اور بے چینی سے اپنے خطوں میں بھی اس کا اظہار کرتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا ملاقاتوں کے دوران زبانی بھی کہتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم نمازوں کے قائم کرنے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے مقصدِ پیدائش کی حصول کی طرف توجہ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبادات میں ترقی اللہ تعالیٰ کے باقی حقوق اور بندوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی طرف توجہ بھی دلاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کی شکرگزاری کی طرف بھی توجہ رہے گی۔ اگر حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد بھی ہمیں اپنی روحانی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ نہ رہی تو جہاں ہم اپنے عہد سے دور جا رہے ہوں گے وہاں ہم اللہ تعالیٰ کے احسانوں کی بھی نفی کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ .... (آل عمران: 104) اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ .... آج آپ دیکھیں تو دنیائے (۔) میں یہ بات بڑے شدّ و مد سے کہی جا رہی ہے کہ (۔) کو اگر سنبھالنا ہے تو نظامِ خلافت ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق جس نظامِ خلافت کو چلایا ہے اسے (۔) کی اکثریت ماننے کو تیار ہی نہیں ہے۔ .... اس مسیح موعود سے جڑے بغیر خلافت کی برکات حاصل نہیں ہو سکتی۔

پس اس حوالے سے آج میں آپ کو بھی کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان کرتے ہوئے مسیح موعود کو ماننے اور نظامِ خلافت کے سائے میں لا کر آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے تو تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ اور اپنے زورِ بازو سے اس رسی کو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ یا کسی کی اپنے زعم میں نیکیاں صرف اس رسی کو پکڑنے کے کام میں نہیں آ سکتیں۔ اس کے لئے پھر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کو حاصل کرنے کے لئے اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ جماعت کی لڑی میں پروئے رہنے اور اس سے فیض پانے، اسی طرح نظامِ خلافت کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے، اُس نظام سے فائدہ اٹھانے کے لئے .... تقویٰ پر چلنا بھی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت سے فیض پانے کے لئے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی شرط کو رکھا ہے۔ ایمان کی مضبوطی تبھی ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں ہو۔ اعمالِ صالحہ کی بجا آوری کی طرف توجہ تبھی ہو گی جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈالنے کی ہماری کوشش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ.......... (آل عمران: 103) اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو۔ اور تم پر ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

پس یہ وہ انتہا ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کی ضرورت ہے۔ ایک حقیقی .... کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف کروائی گئی ہے کہ زندگی کے مقصد کا حصول بغیر تقویٰ کے نہیں ہو سکتا۔ تمہاری عبادتیں کرنے کی تمام کوششیں، تمہارے حقوق العباد ادا کرنے کی تمام کوششیں، تمہارے زمانے کے امام کی بیعت میں آنے کے دعوے، تمہارے خلافت سے وفا کے تعلق کا اعلان اور تمہارا اَطِيْعُوا اللّٰهَ.......... کا دعویٰ اس وقت حقیقی کہلائے گا جب تمہارے دل میں تقویٰ ہو گا۔ پس ایک حقیقی مومن جہاں اپنے غیر صالح اعمال کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی پکڑ اور گرفت سے خوفزدہ رہتا ہے، وہاں اسے یہ امید بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے اس کے آگے میں جھکوں گا، اس سے دعا کروں گا اس کے فضل کو مانگوں گا تو اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت میری اس عاجزی کو جذب کرنے والی بن جائے گی اور یہ دونوں صورتیں جو ہیں یہ اُس وقت ایک مومن کے سامنے رہتی ہیں جب اسے یہ یقین ہو کہ خدا سب طاقتوں کا مالک ہے۔ جب خدا تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک سمجھا جائے گا تو پھر ہمارے قدم بھی اس کی طرف بڑھیں گے۔ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش ہو گی۔ تقویٰ کے حقیقی مفہوم کو سمجھنے کی کوشش ہو گی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار رہو۔ کبھی اس کی نافرمانی نہ کرو۔ ہمیشہ اس کے شکرگزار رہو، کبھی اس کی ناشکرگزاری نہ کرو۔ ہمیشہ اسے یاد رکھو، اور اسے کبھی نہ بھولو۔

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور۔ جلد 2 صفحہ 267 تفسیر سورۃ آل عمران زیر آیت 103 مطبوعہ بیروت ایڈیشن 2001ء)

پس اگر اس نصیحت پر ہم عمل کریں گے۔ تو ہماری نمازیں بھی قائم رہیں گی۔ ہم اللہ تعالیٰ

کے شکر گزار بندے بھی بنے رہیں گے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی رہے گی۔ نظامِ خلافت سے جڑے رہنے کی برکات کا جو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اس سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ حق ادا کرنے اور یہ فرض ادا کرنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ وَلَا تَمُوْتُنَّ ...... (ال عمران: 103) اور اس وقت تک موت نہ آئے جب تک فرمانبردار نہ ہو جاؤ۔ زندگی موت تو کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے زندہ رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مارتا ہے۔ اس حصہ کا پھر یہی مطلب بنتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنا چاہئے تاکہ جب ہمیں موت آئے تو ایسی حالت میں آئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنے والے ہوں۔ پس ہماری بقا اسی میں ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنے رہیں۔ انسان غلطیوں کا پتلا ہے۔ انسان پر کسی وقت کمزوری کی حالت بھی آ سکتی ہے اس لئے جب ہم اللہ تعالیٰ سے ہر وقت مدد مانگتے رہیں گے کہ ہمیں کبھی اطاعت سے باہر ہونے کی حالت میں موت نہ آئے۔ ہمیں کبھی تقویٰ سے دور ہونے کی حالت میں موت نہ آئے تو خدا تعالیٰ پھر ایسے حالات پیدا فرما دیتا ہے کہ جب بھی موت آئے تو ہمیشہ ایمان اور تقویٰ کی حالت میں موت آئے۔ اس لئے انجام بخیر ہونے کی دعا بھی بڑی اہم اور ضروری دعا ہے جو حقیقی مومن کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں۔ تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے قرآنِ شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ .... (البقرۃ: 133)۔ ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری طرح تکمیل نہ کرے، بات نہیں بنتی''۔ فرمایا کہ: ''جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ اور حقوقِ عباد بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ یا بیٹا۔ مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے۔ اور ایک'' یعنی دوسری قسم وہ ہے جو ''عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی'' ہے۔ فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرضِ ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے''۔ فرماتے ہیں کہ ''بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 68)

پس یہ وہ تعلیم ہے جو حقیقی تقویٰ پر اور اس پر عمل کرنا تقویٰ پر چلنے والوں کے لئے ضروری ہے تاکہ حقوق اللہ کی بجا آوری کی بھی پوری کوشش کی جائے اور حقوق العباد کی بجا آوری کی بھی کوشش کی جائے۔ اور جب حضرت مسیح موعود اپنے ماننے والوں سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ان کا سینہ دشمن کے لئے بھی صاف ہو اور اس کے لئے دعا کی جائے تو ہمیں آپس کے تعلقات میں کس قدر کوشش کر کے یکجان ہونے کی ضرورت ہے۔ جب کہ خاص طور پر وَلَا تَفَرَّقُوْا کا حکم کہ آپس میں تفرقہ مت ڈالو، مومنوں کو دیا گیا ہے۔

تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو۔ اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدے دار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بے شک آزاد ہیں اور خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار بھی فردِ جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہے۔ پس اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اگر جماعتی ترقی دیکھنی ہے، اگر اپنی (دعوت الی اللہ کی) کوششوں کے پھل دیکھنے ہیں؟ اگر اپنے تربیتی معیاروں کو بلند کرنا ہے؟ تو ہر جگہ یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے زندگی بسر کریں۔ اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اگر کسی سے بہت بڑا اختلاف کوئی ایسا ہوا ہے جس سے کسی کی نظر میں جماعت کا نظام متاثر ہو سکتا ہے یا جماعت کے لئے کسی طرح بھی وہ نقصان کا باعث ہے تو میرے علم میں وہ بات لے آئیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔ ہر لیول پر اطاعت ہو گی تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر شکر گزاری کا ذریعہ بنے گی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداران کو اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ نئے آنے والوں کے لئے وہ مثال ہوں نہ کہ کسی قسم کا ٹھوکر کا باعث بنیں۔ مردوں اور عورتوں کی یہ مشترکہ ذمہ داری ہے کہ جہاں وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دیں وہاں اپنے بچوں کی بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کر (۔) تعلیم کے صحیح نمونے بنیں بلکہ بچپن سے ہی ان سے (۔) تعلیمات کا اظہار ہوتا ہو۔ ایک احمدی بچے اور ایک غیر......... بچے میں فرق ظاہر ہوتا ہو۔ اور پھر بچے نئی نسل احمدیت (۔) کا پیغام پہنچانے میں بھرپور کوشش کرنے والے بنیں تاکہ اس ملک میں بھی احمدیت کا پیغام ہمیشہ پھیلتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ایم۔اے۔لطیف شاہد

حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی یاد میں

یہ ستمبر 1977ء کی بات ہے خاکسار غانا سے پاکستان آیا ہوا تھا اور واپسی کے سفر کے لئے ربوہ ریلوے سٹیشن سے صبح کے وقت سرگودھا ایکسپریس پر لاہور جانے کے لئے سوار ہوا۔ یہاں یہ بتاتا چلوں کہ خاکسار مجلس نصرت جہاں کے تحت غانا میں بطور مشنری ٹیچر کام کر رہا تھا اہلیہ محترمہ ذکیہ لطیف نے بھی وقف کیا ہوا تھا۔ ہم دونوں غانا کے ایک سیکنڈری سکول میں کام کر رہے تھے اور تین ماہ کی چھٹیاں گزار کر واپس غانا جا رہے تھے۔ تین چھوٹے بچے بعمر دو تا سات سال بھی ہمراہ تھے لاہور سے بذریعہ پی آئی اے آگے سفر کے لئے روانہ ہونا تھا۔ کراچی سے نیروبی اور پھر جہاز بدل کرا کر پہنچنا تھا۔

دو ہفتہ قبل خاکسار کی کڈنی (Kideny) میں ناقابل برداشت درد شروع ہوا تھا اور ابھی مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوا تھا سفر کے وقت درد کی شدت میں کچھ کمی تھی۔ لیکن مکمل آرام نہ تھا اور درد ہو رہا تھا۔ سفر بہت لمبا تھا اور چھوٹے بچوں کا بھی ساتھ تھا۔ ٹرین کے جس ڈبہ میں خاکسار مع فیملی بیٹھا ہوا تھا وہاں خوش قسمتی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تین چار بزرگ علماء جن میں حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی تھے وہ سب اس ڈبہ میں آ کر بیٹھ گئے۔ لاہور میں کوئی جلسہ تھا جس میں تقاریر کرنے کے لئے یہ علماء کرام تشریف لے جا رہے تھے۔ چونکہ اہلیہ صاحبہ بھی اس تکلیف کی وجہ سے پریشان تھیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ان علماء کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کروں۔ خاکسار کو یہ مشورہ بہت پسند آیا اور ان علماء کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

خاکسار نے مختصر الفاظ میں اپنا تعارف کروایا اور اپنی تکلیف کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جواب دیا کہ آپ بھی دعا کریں سفر میں قبولیت دعا زیادہ ہوتی ہے۔ اس مختصر سی ملاقات کے بعد خاکسار اپنی سیٹ پر واپس آ گیا۔ اہلیہ صاحبہ سے اس کا ذکر کر کے حضرت مولانا کی ہدایت کے مطابق دعا میں مصروف ہو گیا۔

لاہور پہنچ کر بھی درد کی شکایت رہی۔ لاہور میں ایک ڈاکٹر صاحب (نام بھول گیا ہے) جو کہ غانا میں احمدیہ ہسپتال سویڈرو (Swedru) میں خدمت بجالا کر واپس آئے ہوئے تھے۔ ان کے پاس گیا انہوں نے ایک ٹیکہ لگا کر رخصت کر دیا۔ وہ دن اور آج کا دن خدا کے فضل و کرم اور حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی دعا کی بدولت پھر کبھی یہ درد نہیں ہوا اور خاکسار کو سفر کے دوران ہی بھول گیا کہ کبھی اتنی تکلیف ہوئی تھی۔

پھر اکتوبر 1985ء میں خاکسار کو لندن جانے کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خلافت کے بعد پہلی مرتبہ زیارت نصیب ہوئی اور ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ خاکسار کی رہائش کا انتظام ٹلفورڈ میں کیا گیا۔ یہ جگہ بہت دور تھی اور مجھے ٹرانسپورٹ کا صحیح علم نہ تھا۔ معجزانہ طور پر ایک عزیز سے ملاقات پر ساؤتھ آل میں انتظام ہو گیا۔ لندن میں صرف ایک ہفتہ قیام کے بعد پاکستان جانا تھا۔ قریباً روزانہ ہی بیت الفضل لندن جانے کا موقع ملتا تھا۔ ان دنوں حضرت مولانا دوست محمد شاہد صاحب بھی بیت الفضل کے سامنے ایک مہمان خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت خاکسار کے چار بچے تھے اور بچوں سمیت حضرت مولانا صاحب سے ملاقات ہوتی تھی۔ بچوں سے مل کر بہت خوشی کا اظہار فرماتے۔ بچے بھی ان سے بہت مانوس ہو گئے تھے اور کبھی خود ہی مولانا سے مل کر آتے۔ پھر حضرت مولانا ایک دن فرمانے لگے کہ آپ کے پاس سامان کی کافی گنجائش ہو گی۔ (چھ ٹکٹ تھے) میرا بیٹا MBBS کر رہا ہے اس کو کچھ کتب کی ضرورت ہے آپ یہ کتابیں ربوہ ساتھ لے جائیں۔ خاکسار کو بہت خوشی ہوئی اور ڈاکٹر صاحب کے لئے دو موٹی موٹی کتابیں ربوہ لانے کی توفیق ملی۔

سانحہ لاہور کے ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا بصیرت افروز پیغام

جماعت احمدیہ کے افراد کو مسلسل ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے اس ظالمانہ سلوک کے باوجود جماعت کی حب الوطنی میں کوئی کمی نہیں آئی ہماری بقا خداتعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے میں ہے اور خدا ہماری مدد ضرور کرے گا

آج دہشت گردوں کی طرف سے ہماری لاہور میں واقع دو (بیوت الذکر) پر حملے انتہائی وحشیانہ اور ہر لحاظ سے انسانیت سے عاری تھے۔ یہ حملے (بیوت الذکر) پر کئے گئے جہاں خداتعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے۔ یہ حملے نماز جمعہ کے وقت پر کئے گئے جو تمام .... کے لئے انتہائی مقدس وقت ہے۔ کوئی بھی سچا مسلمان ایسے وحشیانہ، ظالمانہ اور سفاکانہ حملے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ کسی قسم کی دہشت گردی کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں۔ وہ لوگ جوان حملوں کی پشت پناہی کررہے تھے اپنی اس حرکت کی صفائی میں اسلامی تعلیمات کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے مگر یہ بات واضح ہو کہ حقیقت میں یہ لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں اور ان کے اعمال اسلامی تعلیمات کی قطعاً عکاسی نہیں کرتے۔

پاکستان میں حالات بہت دردناک ہیں۔ کئی دہائیوں سے احمدی .... کی زندگیوں کو امن سے محروم کیا جارہا ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ان احمدیوں کی زندگیوں کو مسلسل خطرے کا سامنا ہے۔ 1974ء میں احمدی .... کو حکومت پاکستان نے غیر مسلم قرار دیا اور دس سال کے بعد ایک ظالمانہ آرڈیننس لاگو کر کے احمدی .... کی تمام عبادات اور اپنے دین پر عمل پیرا ہونے کو جرم قرار دے دیا گیا۔ اس قسم کے قوانین نے جماعت احمدیہ پاکستان کے معاندین کی پشت پناہی کی اور نتیجۃً انتہا پسندوں نے اس قانون کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد کو مسلسل ظلم کا نشانہ بنایا۔ اس ظالمانہ سلوک کے باوجود جماعت احمدیہ پاکستان کی حب الوطنی میں کوئی کمی نہیں آئی اور کوئی فرد جماعت کبھی سول نافرمانی کا مرتکب نہیں ہوا۔ سردست واقعات کی مکمل تفصیل موصول نہیں ہوئی لیکن یہ بات واضح ہے کہ درجنوں احمدیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ مولیٰ کریم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ زخمیوں کی جلد از جلد صحت یابی کے سامان پیدا کرے۔ جماعت احمدیہ .... ایک پُرامن حقیقی .... پر عمل پیرا جماعت ہے اس لئے ہماری جماعت کا کوئی فرد اس واقعہ کے بعد کسی نامناسب ردعمل کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔ ہماری بقا خداتعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہونے ہی میں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے پہلے بھی ہماری مدد کی ہے اور آئندہ بھی ہماری تائید ونصرت فرمائے گا۔ کوئی دہشت گرد اور کوئی حکومت جماعت احمدیہ کی ترقی کو نہیں روک سکتی کیونکہ یہ ایک خدائی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہر سعید روح کو اپنی حفاظت میں رکھے اور شر پسندوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

احمدیوں کو منظّم سازش کے تحت ٹارگٹ کیا جارہا ہے

کارروائی کو قانونی تحفظ حاصل ہے
واقعہ کی تحقیقات سے آگاہ نہیں کیا گیا

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ترجمان جماعت احمدیہ کی پریس کانفرنس

لاہور دہشت گردی کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے گڑھی شاہو لاہور میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس کی رپورٹ روزنامہ دن سے نقل کی جارہی ہے۔

لاہور (نیوز ایجنسی) جماعت احمدیہ کمیونٹی کے ڈائریکٹر مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا منظّم سازش کے تحت احمدیوں کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے اور اس کارروائی کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ مرکزی وصوبائی حکومتوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہونا چاہئے تھا جو شخص مسلمان ہے، اسے غیر مسلم قرار دینے کا حق کسی کو حاصل نہیں، ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں ہونے والے واقعہ کی تحقیقات سے ہمیں ابھی تک آگاہ نہیں کیا گیا، دونوں واقعات میں 85 افراد جاں بحق ہوئے ہیں، وہ گزشتہ روز گڑھی شاہو میں اپنی عبادت گاہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا ہم ختم نبوت کو مانتے ہیں اور آپؐ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ہمارے خلاف مسلسل مہم چلائی جارہی ہے انہوں نے کہا ہماری اذانوں، اجتماعات پر پابندی لگادی گئی، 1974ء میں ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ ایک سوال کے جواب میں کہ احمدیوں کی عبادت گاہوں میں غیر ملکی ایجنسیوں خصوصاً ''را'' ملوث ہوسکتی ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اس پر تبصرہ نہیں کریں گے کیونکہ بھارت میں بھی جماعت احمدیہ کے لوگ رہتے ہیں اور ان کی ہمدردیاں بھارت کے ساتھ اور پاکستان میں رہنے والوں کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اقلیتوں کو نظر انداز کیا جارہا ہے مگر ہم اقلیت نہیں ہیں۔

(روزنامہ دن 31 مئی 2010ء)

شہداء کی تدفین کا سلسلہ

جاری رہا

لاہور کی 2 احمدیہ بیوت الذکر میں 28 مئی 2010ء کو ہونے والی دہشت گردی کے نتیجہ میں جاں بحق ہونے والے احمدیوں کی ربوہ میں تدفین کا سلسلہ دوسرے روز بھی جاری رہا۔ جیسا کہ پہلی رپورٹ میں بتایا جا چکا ہے کہ 29 مئی کو دوپہر ایک بجے تک 41 احباب کی تدفین کی جا چکی تھی۔ اس کے بعد بھی جنازے آتے رہے اور مختلف گروپوں کی صورت میں 31 مئی 2010ء کی دوپہر تک 70 احباب کو ربوہ کے عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔

طریق کار یہ ہے کہ تمام نعشیں مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہال میں لائی جاتی ہیں جسے عارضی طور پر برف کے بلاکوں کے ذریعہ سرد خانہ میں تبدیل کیا گیا ہے۔ مرکزی عہدیداران اور مختلف ڈیوٹیوں کے سربراہ دفتر انصاراللہ میں ہی تشریف رکھتے ہیں اور جونہی چند جنازے اکٹھے ہوجاتے ہیں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی اجتماعی جنازہ پڑھاتے ہیں۔ اس سے قبل احباب ہال کے غربی گیٹ سے داخل ہوکر شہداء کا دیدار کرتے ہوئے شرقی دروازہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔ ان میں ورثاء اور اہل ربوہ شامل ہوتے ہیں۔ جنازہ کے وقت کچھ احباب ہال کے شرقی حصہ میں امام کے پیچھے صفیں بنالیتے ہیں اور باقی احباب انصاراللہ کے سبزہ زار میں صفیں بناتے ہیں۔ جہاں شامیانہ لگا کر وسیع انتظار گاہ بنائی گئی ہے اور کرسیاں رکھ دی گئی ہیں۔

جنازے ایمبولینسوں کے ذریعہ ہی عام قبرستان میں پہنچائے جاتے ہیں جہاں مستعد خدام کی ٹیمیں موجود ہیں۔ یہاں بھی شامیانے اور کرسیاں لگا کر بیٹھنے کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب ہی دعا کراتے ہیں اور نئے جنازوں کا انتظار شروع ہوجاتا ہے۔ کھانے کا انتظام عام طور پر دارالضیافت اور دفتر انصاراللہ میں ہے۔

ربوہ میں شہداء کے ورثاء اور اقرباء کے علاوہ دور دراز علاقوں سے بھی عام احمدی اور عہدیداران اپنے پیاروں کا دیدار کرنے اور غمزدوں کا حوصلہ بڑھانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ زیر لب دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ کوئی واویلا نہیں، کوئی مطالبہ نہیں، خدا کے حضور عاجزانہ دعائیں ہیں جو ہر لمحہ آسمان کی طرف بلند ہورہی ہیں اور یقیناً قبولیت پاکر واپس لوٹیں گی۔

لاہور میں جماعت احمدیہ کے خلاف مذہبی دہشت گردی کی ظالمانہ اور سفاکانہ کارروائی میں شہید ہونے والے احمدی نمازیوں کی تعداد قریباً 95 تک پہنچ گئی ہے

اب تک 66 کے قریب نعشوں کی ربوہ میں تدفین ہو چکی ہے

ہم پُرتشدد احتجاج پر یقین نہیں رکھتے اور اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے ہیں

ترجمان جماعت احمدیہ محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ کی پریس ریلیز

ربوہ (پ۔ر) جماعت احمدیہ کے ترجمان محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے تدفین کے انتظامات کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ بہیمانہ واقعہ محض دہشت گردی کا واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ اس مذہبی منافرت اور یک طرفہ مخالفانہ پراپیگنڈا اور احمدیوں کو واجب القتل قرار دینے اور اس کا کھلم کھلا اظہار اور وسیع اشاعت کا شاخسانہ ہے۔ ملک میں ایسی فضا قائم کر دی گئی ہے جس کے نتیجہ میں احمدیوں کو قتل کرنا موجب ثواب سمجھا جاتا ہے۔ جب ایسا ماحول پیدا کر دیا جائے تو ایسے بدترین اور گھناؤنے واقعات کا ظاہر ہونا ایک طبعی لازمہ ہے۔ اس لئے اس قتل عام کے ذمہ وار وہ لوگ ہیں جو مذہبی منافرت کی اجازت اور اس کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

اسی بات کا ایک اور رخ بھی ہے کہ ایک پلیٹ فارم سے میڈیا میں یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ احمدیوں کے دو گروپ ہیں اور ان کی باہمی آویزش بھی محرک ہو سکتا ہے یہ سراسر جھوٹ اور کذب اور افتراء ہے اور ایسی بھونڈی اور جھوٹی بات کو اس واقعہ کی وجہ تجویز کرنا درحقیقت یہ سازش ہے کہ حکومت کی توجہ کو بانٹ دیا جائے اور ایک اور رخ پر چلا دیا جائے۔ اس سے صاف ظاہر اور ثابت ہو رہا ہے کہ یہ لوگ خود ایسے واقعات میں شامل ہیں اور یہی وہ طبقہ ہے جو ان فسادیوں کو ہوا دیتا ہے۔ ورنہ ایسی فضول گوئی کا کیا مقصد؟

جبکہ ایک جہادی گروپ اس کی ذمہ داری قبول کر رہا ہے اور پولیس کی تحقیق، تفتیش ظاہر کر رہی ہے کہ یہ ایک منظّم قسم کی مذہبی دہشت گردانہ کارروائی ہے۔ یہ بے سروپا باتیں ہی ہیں جو بات کو بڑھا دیتی ہیں اور ایسے بدترین واقعات سامنے آتے ہیں جن سے ملک کی عزت اور ساکھ کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

احمدیہ جماعت کے ترجمان محترم سلیم الدین صاحب نے کہا کہ کوئی حقائق پر نظر نہیں رکھتا اور جذبات سے کھیلنا اپنا وطیرہ بنایا جا رہا ہے۔ کوئی اس تردد میں نہیں پڑا کہ جو منفی پراپیگنڈا ہو رہا ہے اس کے نتائج کیا ہیں؟ جان، مال اور عزت کی حفاظت کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے جبکہ حکومت جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ان بنیادی ذمہ داریوں کی ادائیگی سے ناآشنا ہے۔ ایسے واقعات سے بین الاقوامی برادری میں وطن عزیز کے چہرے پر تشدد کا داغ لگتا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس سے کیا حاصل ہو رہا ہے؟ ہر بات تو ہاتھ سے نکلی جا رہی ہے۔

جہاں تک احمدیوں کو نقصان پہنچانے کا سوال ہے مذہبی راہنما عوام کو انگیخت کرنے میں کامیاب ہیں۔ حکومت کو اور قوم کو باور کرنا چاہئے کہ ایسے مواقع پر ہم نے نہ پہلے کبھی سختی دکھائی ہے اور نہ اب دکھاتے ہیں۔ ہماری جماعت پُرتشدد احتجاج پر یقین نہیں رکھتی کوئی منفی ردعمل ہماری جماعت نے نہیں دکھایا اور ہمیں ہمیشہ سے یہی تلقین کی جاتی ہے کہ صبر کرو اور اللہ پر اپنا معاملہ چھوڑ دو اور یہی ہم اس موقع پر بھی کر رہے ہیں۔

لاہور کی زمین احمدیوں کے خون سے نہا گئی۔ 28 مئی 2010ء بروز جمعۃ المبارک

یہ خون رنگ لائے گا اور بابرگ و بار ہوگا

عبد السمیع خان

جماعت احمدیہ الٰہی جماعتوں کے نقش قدم پر گزشتہ 122 سال سے ظلم و ستم کا شکار ہے۔ یہ جماعت جان، مال، اولاد اور عزت ہر قسم کی قربانی دیتی چلی آ رہی ہے۔ ہماری تاریخ کی مانگ مظلومیت کے ستاروں سے بھرپور ہے اور کبھی ہم نے ظلم کا داغ اپنے چہرے پر نہیں لگنے دیا۔

تاریخ احمدیت میں خدا کی راہ میں جانی قربانی کرنے والوں کے سرخیل حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تھے اور خدا نے ان کے نقش قدم پر چلنے والے سینکڑوں عشاق اور جاں نثار جماعت کو عطا کئے جنہوں نے سر کٹا تو دیئے مگر دشمن کے سامنے جھکائے نہیں۔

آغاز سے 1984ء کے آرڈیننس تک 136 سے زائد سعادت مند یہ جام طہور پی چکے تھے اور اس کے بعد سے 27 مئی 2010ء تک 109 راہ وفا کے مسافر اس قافلہ میں شامل ہوئے۔ اس محفل نگاراں کے تازہ مہمان لاہور کے وہ 93 سے زیادہ اہل وفا ہیں جو 28 مئی 2010ء کو جمعہ کے دن خدا کی عبادت کی خاطر دارالذکر گڑھی شاہو اور بیت نور ماڈل ٹاؤن میں جمع ہوئے تھے وہ جو اللہ اکبر کہتے ہوئے رب اعلیٰ کے پاس پہنچ گئے۔ وہ جو سرتاپا لہو میں نہا کر اولین سے جا ملے۔ وہ جن کے رکوع بھی قبول ہو گئے اور سجدے بھی قبول ہو گئے۔ جن کو ابدی زندگی کے تاج پہنائے گئے اور ہمیشہ کے لئے تاریخ احمدیت میں امر ہو گئے۔

یہ غم میں لپٹی ہوئی خبر سارے عالم احمدیت کو سوگوار کر گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی دن خطبہ جمعہ میں جماعت کو قربانیوں کے لئے تیار کرتے ہوئے فرمایا کہ شیطان اور رحمان کی لڑائی کا آغاز ابتدائے آفرینش سے جاری ہے اور اس میں ہماری جیت کا واحد ذریعہ دعا اور نصرت الٰہی ہے اور جب خدا کی مدد آتی ہے تو وہ مشکلات کے پہاڑوں اور دکھوں کی چٹانوں کو ملیا میٹ کر دیتی ہے۔ پس احمدیت کی رگوں میں ان بہادر لوگوں کے خون کی سرخی تازہ بہار بن کر دوڑے گی۔ احمدی کے ایمان کا سر اور بھی بلند ہوگا۔ اس کے عزم کی آواز شش جہت میں گونجے گی اور ان عظیم لوگوں کی نسلیں اپنے آباء و اجداد پر فخر کریں گی۔

1983ء میں جب امریکہ میں ڈاکٹر مظفر احمد صاحب کو شہید کیا گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ظالموں کو مخاطب کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 12/اگست 1983ء میں فرمایا:۔

”یہ ارفع چراغ وہ نہیں جو تمہاری سفلی پھونکوں سے بجھایا جا سکے۔ جبر کی کوئی طاقت اس نور کے شعلہ کو دبا نہیں سکتی۔ چشم بصیرت سے دیکھو کہ مظفر آج بھی زندہ ہے بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر زندگی پا گیا۔ پس اے مظفر! تجھ پر سلام کہ تیرے عقب میں لاکھوں مظفر آگے بڑھ کر تیری جگہ لینے کے لئے بے قرار ہیں اور اے مظفر کے شعلہ حیات کو بجھانے والو! تم نے تو اسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔ زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی“۔

(خطبات طاہر جلد 2 ص 422)

ہمارا آج بھی یہی پیغام ہے۔ اور یہی پیغام ہے۔ اور یہی پیغام ہے۔

لاہور دہشت گردی میں راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے احباب جن کی ربوہ میں تدفین ہو چکی ہے

31مئی کی دوپہر تک نظارت امور عامہ کی جاری کردہ فہرست تدفین کے اعتبار سے

نمبرشمار	نام	ولدیت	پتہ	عمر
1	مکرم محمد شابل منیر صاحب	مکرم محمد منیر صاحب	شادمان لاہور	21
2	مکرم لعل خان ناصر صاحب	مکرم حاجی احمد صاحب	پنجاب سوسائٹی لاہور	52
3	مکرم محمد اکرم ورک صاحب	مکرم چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب	گلبرگ لاہور	74
4	مکرم عتیق الرحمان وڑائچ صاحب	مکرم محمد شفیع صاحب	میونس گارڈن لاہور	55
5	مکرم منور احمد صاحب	مکرم منیر احمد صاحب	گلشن پارک لاہور	30
6	مکرم انیس احمد صاحب	مکرم منیر احمد صاحب	گلشن پارک لاہور	36
7	مکرم نثار احمد صاحب	مکرم غلام رسول صاحب	نواں پنڈ نارووال	45
8	مکرم اعجاز احمد صاحب	مکرم انور بیگ صاحب	حبیب اللہ روڈ لاہور	42
9	مکرم محمد اسلم صاحب	مکرم راجہ خان صاحب	میونس گارڈن لاہور	58
10	مکرم احسان احمد خان	مکرم وسیم احمد خان صاحب		26
11	مکرم ساجد نعیم صاحب	شیخ امیر احمد صاحب	جوہر ٹاؤن لاہور	59
12	مکرم محمد شاہد صاحب	مکرم محمد شفیع صاحب	الفیصل ٹاؤن کینٹ لاہور	27
13	مکرم خاور ایوب صاحب	مکرم محمد قیوم صاحب	ٹاؤن شپ لاہور	57
14	مکرم الیاس احمد صاحب	مکرم ماسٹر محمد شفیع اسلم صاحب	جسٹس کالونی لاہور	74
15	مکرم مرزا ظفر احمد صاحب	مکرم مرزا منصور احمد صاحب		54
16	مکرم محمود احمد صاحب	مکرم اکبر علی صاحب	نشیمن پارک لاہور	60
17	مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ	مکرم غلام احمد صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	46
18	مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب	مکرم مرزا منور بیگ صاحب	شاداب کالونی گڑھی شاہو لاہور	58
19	مکرم مسعود احمد صاحب	مکرم احمد دین صاحب	شالی چھاؤنی لاہور	27
20	مکرم مرزا منصور بیگ صاحب	مکرم مرزا سرور بیگ صاحب		32
21	مکرم چوہدری محمد مالک صاحب	مکرم چوہدری فتح محمد صاحب	جوہر ٹاؤن لاہور	93
22	مکرم ناصر محمود صاحب	مکرم محمد عارف نسیم صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	
23	مکرم سجاد اظہر بھروانا صاحب	مکرم مہر اللہ یار بھروانا صاحب	ٹھٹھہ شیر یکا ضلع جھنگ حال لاہور	26
24	مکرم کیپٹن (ر) مرزا نعیم الدین صاحب	مکرم مرزا سراج الدین صاحب	کینٹ لاہور	62
25	مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب	مکرم شیخ میاں شمس الدین صاحب	گرین ایونیو ڈیفنس روڈ کینٹ لاہور	66
26	مکرم ملک مقصود احمد صاحب	مکرم ایس اے محمود صاحب	ڈیوس روڈ لاہور	70
27	مکرم سردار افتخار الغنی صاحب	مکرم سردار عبدالشکور صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	47
28	مکرم محمد یحییٰ خان صاحب	مکرم محمد عبداللہ خان صاحب	فیصل ٹاؤن لاہور	80
29	مکرم سید ارشاد علی شاہ صاحب	مکرم سید سمیع اللہ صاحب	گرین ٹاؤن لاہور	83
30	مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب	مکرم عبدالمجید صاحب	کینٹ لاہور	56
31	مکرم محمد انور صاحب	مکرم محمد خان صاحب	بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور	42
32	مکرم عمیر احمد صاحب	مکرم ملک عبدالرحیم صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	35
33	مکرم ظفر اقبال صاحب	مکرم محمد صادق صاحب	باغبان پورہ لاہور	60
34	مکرم محمد آصف فاروق صاحب	مکرم لیاقت علی صاحب	نصرت کالونی مصطفیٰ آباد	28
35	مکرم شیخ مبشر احمد صاحب	مکرم شیخ حمید احمد صاحب	فیروزپور روڈ۔ گلبرگ III لاہور	47
36	مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب	مکرم سید محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب	CMH آفیسر کالونی کینٹ لاہور	78
37	مکرم مبارک احمد طاہر صاحب (داماد مولانا دوست محمد شاہد صاحب)	مکرم عبدالمجید صاحب	واپڈا ٹاؤن لاہور	57
38	مکرم مبارک علی اعوان صاحب	مکرم عبدالرزاق صاحب	قصور شہر	60
39	مکرم وسیم احمد صاحب	مکرم عبدالقدوس صاحب	پورن نگر سیالکوٹ	38
40	مکرم ندیم طارق صاحب	مکرم منشاء طارق صاحب	گلشن راوی لاہور	39
41	مکرم امتیاز احمد صاحب	مکرم چوہدری نثار احمد صاحب	فیز I۔DHA لاہور	34
42	مکرم ملک زبیر احمد	مکرم ملک رشید احمد	گلبرگ	65
43	مکرم عبدالرحمٰن صاحب	مکرم محمد اسلم صاحب	گوالمنڈی لاہور	20
44	مکرم اعجاز الحق طاہر صاحب	مکرم الحاج رحمت حق صاحب	تاج پورہ لاہور	43
45	مکرم محمود احمد صاحب	مکرم مجید احمد صاحب	سیکیورٹی گارڈ دارالذکر	55
46	مکرم میاں محمد سعید صاحب	مکرم میاں محمد یوسف صاحب	گلبرگ 3 لاہور	80
47	مکرم چوہدری محمد نواز ججہ صاحب	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	سبزہ زار لاہور	80
48	مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب	مکرم محمد یوسف خان صاحب	گڑھی شاہو لاہور	57
49	مکرم میاں منیر احمد عمر صاحب (پوتے حضرت خلیفۃ المسیح الاول)	مکرم مولوی عبدالسلام صاحب	ماڈل ٹاؤن لاہور	70
50	مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب	مکرم عبداللطیف پراچہ صاحب	سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور	35
51	مکرم طاہر محمود صاحب	مکرم ملک سعید احمد صاحب	شیر شاہ کالونی رائیونڈ روڈ لاہور	53
52	مکرم منصور احمد صاحب	مکرم عبدالحمید جاوید صاحب	مغلپورہ لاہور	32
53	مکرم ملک انصار الحق صاحب	مکرم ملک انوار الحق صاحب	عسکری ون	63
54	مکرم مسعود احمد اختر باجوہ صاحب	مکرم چوہدری محمد حیات باجوہ صاحب	زمان پارک لاہور	68
55	مکرم میاں لئیق احمد صاحب	مکرم میاں شفیق احمد صاحب	کینال پارک لاہور	65
56	مکرم محمد اشرف بلال صاحب	مکرم عبداللطیف صاحب	اپر مال لاہور	56
57	مکرم منور احمد قیصر صاحب	مکرم عبدالرحمٰن صاحب	باغبان پورہ لاہور	55
58	مکرم منیر اے شیخ صاحب (امیر ضلع لاہور)	مکرم شیخ تاج الدین صاحب	گارڈن ٹاؤن لاہور	69
59	مکرم عرفان احمد ناصر صاحب	مکرم عبدالمالک صاحب	دارالذکر لاہور	26
60	مکرم میاں مبشر احمد صاحب	مکرم میاں برکت علی صاحب	شالی چھاؤنی لاہور	65
61	مکرم نور الامین صاحب	مکرم نصیر احمد صاحب	گرین ٹاؤن لاہور	39
62	مکرم فدا حسین صاحب	مکرم قادر خان صاحب	کینٹ لاہور	66
63	مکرم شیخ شمیم احمد صاحب	مکرم شیخ نعیم احمد صاحب	شاد باغ لاہور	37
64	مکرم سید لئیق احمد صاحب	مکرم سید محی الدین احمد صاحب	DHA لاہور	72
65	مکرم شیخ محمد یونس صاحب	مکرم شیخ جمیل احمد صاحب	کالج روڈ لاہور	63
66	مکرم ملک عبدالرشید صاحب	مکرم ملک عبدالحمید صاحب	سرفراز رفیقی روڈ کینٹ لاہور	
67	مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب	مکرم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب	ڈیفنس لاہور	83
68	مکرم چوہدری محمد احمد صاحب	مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب	جوہر ٹاؤن لاہور	82
69	ارشد محمود بٹ صاحب	مکرم محمود احمد بٹ صاحب	کوٹ لکھپت لاہور	48
70	مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب	مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب	ڈیفنس حال امریکہ	51

دارالذکر اور بیت نور لاہور میں ہونے والی اندوہناک دہشت گردی کے موقع پر

احباب جماعت کی دعاؤں، ذکر الٰہی، ہمت و حوصلہ اور بہادری کا آنکھوں دیکھا حال

یہ موسم گرما کا معمول کا ایک گرم دن تھا۔ جمعۃ المبارک ہونے کی وجہ سے ہر ایک کے دل میں اس کی اہمیت تھی۔ صبح سے ہی جمعہ کی تیاریاں ہر احمدی گھر میں شروع ہو جاتی ہیں۔ ہر چھوٹا بڑا نہا دھو کر، نئے اور صاف کپڑے پہن کر بروقت بیت کا رخ کرتا ہے۔ کسے پتہ تھا یہ عام سا گرم دن جماعت احمدیہ لاہور کے لئے افسوسناک، دہشت ناک اور غموں سے بھری ہوئی یادیں چھوڑ جائے گا۔ چند گھنٹوں میں بیسیوں اپنے پیاروں سے بچھڑ جائیں گے۔

تاریخ احمدیت کے اس المناک دن میں ایسے واقعات رونما ہوئے جو گزشتہ 120 سال میں نہیں ہوئے تھے۔ دارالذکر اور بیت نور میں معصوم احمدی جانوں کے ساتھ ظالم اور سفاک دہشت گردوں نے جو خون کی ہولی کھیلی، یہ واقعہ دین حق کی تاریخ میں بھی ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ اس واقعہ میں شہید ہونے والے ہمارے بھائی اور بزرگ جو گھر سے خوب تیاری کر کے نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے شہادت کا رتبہ پا کر ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے۔ شہید ہونے والے احباب کے لواحقین اور دوستوں نے ان کی خوبیاں بیان کیں اور بتایا کہ وہ نماز کے بہت پابند تھے، بروقت بیت الذکر میں نماز باجماعت ادا کرنا، خدمت خلق کے تحت ڈیوٹیاں سرانجام دینا، چندے ادا کرنا اور چندوں کی وصولی کرنا، مختلف جماعتی شعبہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور حسب توفیق خدمت دین بجالانا ان کے اولین کاموں میں سے تھے۔

ربوہ میں ان پیاروں کی تدفین کے موقع پر ربوہ اور دیگر کئی شہروں سے جوق در جوق احباب و خواتین اکٹھے ہوئے تھے دفاتر مجلس انصار اللہ پاکستان کے وسیع سبزہ زار میں بنے کھلے پنڈال کے نیچے مختلف ٹولیوں اور گروپس کی شکل میں بیٹھے اپنوں سے بچھڑ جانے والوں کی سیرت کے نیک تذکرے کرتے ہی ان کو سنا۔ جس گروپ میں بھی بیٹھ جائیں وہ دعاؤں کی تلقین صبر، حوصلے، اللہ تعالیٰ پر توکل اور ان شہادتوں کے بعد اپنے پختہ عزم و ہمت کا اظہار کرتے نظر آتا۔

ان شہیدان وفا کے قریبی لواحقین یعنی باپ، بیٹے بھائی، مائیں اور بہنیں اس پہاڑ جیسے صدمہ کو برداشت کر کے مجسم صبر، حوصلے اور برداشت کی تصویر بنے بیٹھے تھے ان کے سارے احتجاج گلے، شکوے، ردعمل، دکھ، درد الغرض دل کے سب جذبات اللہ تعالیٰ کے دربار میں آنسوؤں کی شکل میں بہے جا رہا تھا۔ حیرت ہوتی تھی ان کے اس عظیم سانحہ کے بعد جذبات و احساسات دیکھ کے۔

پاکستان کا میڈیا اپنے ساز و سامان کے ساتھ ان بچھڑنے والوں اور راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے رشتہ داروں اور احمدیوں کے ردعمل کو کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کرنے ربوہ آیا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ کیسے لوگ ہیں، کس دنیا کی مخلوق ہیں، کہاں سے آئے ہیں یہ سب، نہ توڑ پھوڑ، نہ جلسے جلوس، نہ جلاؤ گھیراؤ، نہ ہڑتالیں، نہ قتل و غارت؟ بلکہ میڈیا والوں کی یہ دیکھ کے سٹی ہی گم ہوگئی کہ ہر چھوٹا بڑا اپنے ردعمل کو، اپنے اس مقدمہ کو صرف اور صرف اللہ کے دربار میں پیش کرنے کی باتیں کر رہا ہے۔ بہت کوشش کی انہوں نے کہ کوئی ایک ہی ایسا مل جائے جو یہ کہے کہ ہم اس سانحہ میں ہونے والے نقصان کا بدلہ لیں گے، ہڑتالیں، جلسے، جلوس اور احتجاج کریں گے لیکن اس معاملے میں ان کو انتہائی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس کے برعکس ان کے سامنے آنے والا ہر شخص صبر کی مجسم تصویر بنا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظاروں کی باتیں کرتا نظر آیا۔ یہ سارے مناظر ان کے کیمرے محفوظ کرنے کے عادی نہ تھے، نیلے آسمان تلے ان کیمرے کی آنکھوں نے ایسے منظر کبھی نہ دیکھے تھے تو اب کس طرح ان سب کو محفوظ کرتے دنیا کو کیا بتاتے کہ اس پُر امن اور شریف لوگوں کی جماعت میں ان کو ایک بھی ایسا نہیں ملا جو توڑ پھوڑ اور منفی ردعمل کرتا یا اس قسم کی باتیں کرتا نظر آیا۔ بلکہ یہ لوگ صبر، حوصلے اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے مقدمہ کو اللہ کے دربار میں پیش کر چکے ہیں۔ اس لئے میڈیا نے تدفین کی ابتدائی رپورٹنگ کی اور اپنا ساز و سامان لپیٹ کر واپسی کی راہ لی۔

ادھر جب عینی شاہدین سے زخمیوں اور شہید ہونے والوں کے حالات اور واقعات سنے تو دل خون کے آنسو بھی رویا اور ہمت و بہادری کی باتوں پر خوش بھی ہوا۔ آخری وقت میں اپنے گھروں سے رابطے، تسلیاں اور بعض شہید ہونے والوں کے آخری سلام پہنچانے کے واقعات بہت دلسوز اور غمناک ہیں۔ ایسے احباب جن کو ایک خراش بھی نہیں آئی تھی، ان سے جو چشمدید واقعات معلوم کئے وہ کچھ یوں ہیں۔

ایک صاحب نے بتایا کہ تقریباً ڈیڑھ بجے وہ دارالذکر آئے اور جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہلی صف میں بیٹھ گئے اور مکرم مربی صاحب کے خطبہ جمعہ کے لئے سٹیج پر کھڑے ہوتے ہی باہر سے فائرنگ کی آوازیں آنی شروع ہوگئیں۔ یہ دیکھ کر خدام نے مین ہال کے آہنی دروازے بند کر دیئے لیکن پھر محراب کی طرف سے فائرنگ شروع ہوگئی اور ہینڈ گرنیڈ سے اندر دھماکہ کیا گیا۔ سب احباب اس صورتحال سے بچنے کے لئے صحن کی طرف بھاگے، خدام نے فوراً آہنی دروازے کھول دیئے لیکن اتنے میں حملہ آور چاروں طرف پھیل گئے اور کچھ چھت اور مینار پر چڑھ گئے۔ گولیوں اور دھماکوں کی ہر طرف سے آوازیں آ رہی تھیں۔ زخمیوں کی چیخ و پکار اور شور میں کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ تاہم اپنے ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے احباب مختلف جگہوں میں پناہ لینے کے لئے بھاگے۔ تہہ خانہ، گیسٹ ہاؤس کی طرف جانے والی سیڑھیاں، غسلخانے، مربی ہاؤس، لجنہ کی گیلری کی طرف جانے والا زینہ حتیٰ کہ صحن کے شمالی طرف موجود ڈش انٹینا اور پلرز کے پیچھے چھپ کر بھی لوگوں نے جان بچائی۔ دو اڑھائی گھنٹے تک مسلسل فائرنگ اور دھماکے ہوتے رہے۔ گیسٹ ہاؤس کی طرف جانے والی سیڑھیوں میں 30 افراد نے پناہ لی اور دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ زیر لب دعائیں، تین تین دفعہ اجتماعی دعائیں، ذکر الٰہی درود شریف کی دھیمی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ اپنی قمیصیں اور شرٹیں پھاڑ کر زخمیوں کے خون روکنے کی کوشش کی گئی۔ مربی ہاؤس میں تقریباً 100 افراد نے پناہ لی تو ایک دہشت گرد کو شک ہوا اور وہ اس طرف متوجہ ہو گیا۔ مربی ہاؤس کے سامنے سیڑھیوں کے نیچے پناہ لینے والے ایک شخص نے بتایا کہ اس حملہ آور نے مربی ہاؤس کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا دروازہ کھولو پولیس آ گئی ہے لیکن مربی ہاؤس کے اندر پناہ گزینوں نے حکمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دروازہ نہ کھولا تو دہشت گرد نے دروازے پر گولیاں برسائیں اور دروازہ توڑنے کے لئے ایک ہینڈ گرنیڈ پھینکا جو دروازہ سے ٹکرایا ضرور لیکن پھٹا نہیں بلکہ کچھ دور جا کے لان میں پھٹ گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے مربی ہاؤس میں محصور احباب کی جان بچائی۔ ڈش انٹینا کے پیچھے 8-10 افراد موجود تھے ان میں سے ایک نے بتایا چھت اور مینار سے ڈش کے پیچھے بیٹھے ہوئے افراد صاف نظر آ سکتے تھے لیکن کسی حملہ آور کی ان پر نظر نہ پڑی۔ ایک احمدی دوست ایک ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو کر اللہ سے دعاؤں میں مصروف تھے بظاہر وہ بالکل نشانے پر تھے لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ الغرض اس طرح کے کئی مناظر دارالذکر اور ماڈل ٹاؤن میں دیکھنے کو ملے۔

ماڈل ٹاؤن کے احباب اور خدام نے ہمت، جرأت اور جان پر کھیل کر دہشت گردوں کو پکڑا اور انتظامیہ کے حوالے کیا۔ ایک دہشت گرد جس نے خودکش جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور جو بہت فائرنگ اور دھماکے کر رہا تھا اسے ایک 22 سالہ خادم دبوچنے کے لئے آگے بڑھا اور اللہ نے اس کو اتنی طاقت اور بہادری عطا فرمائی کہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا اور اس کے ساتھ دیگر خدام نے بھی آگے بڑھ کر اس کو بے بس کر دیا اور اب اسی سے مزید تفتیش کے بعد سات آٹھ دہشت گرد پکڑے بھی گئے ہیں۔ اس بہت بڑے اور اندوہناک سانحہ کے موقع پر احباب کا صبر، حوصلہ اور مشکل وقت پر قابو پانے کے پُر حکمت انداز اپنی مثال آپ تھے۔ پوری دنیا کے احمدی احباب نے ایک ایک شہید ہونے والے احمدی بھائی پر دکھ کا اظہار کیا، ان کی آنکھیں اشکبار تھیں لیکن دل خدا کی طرف لگے تھے کہ یا اللہ تو ان سے بدلہ لینے پر قادر ہے ہم اپنا مقدمہ تیری عدالت میں رکھتے ہیں سب کا دکھ سانجھا تھا۔ برابر کا افسوس اور تکلیف تھی۔ اللہ تعالیٰ اس حادثہ میں ہونے والے سب زخمیوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

رپورٹ: ایف شمس

جان نچھاور کرنے والوں کا اجر

فی سبیل اللہ دُکھ اُٹھانے والوں، اعلائے کلمہ حق کی خاطر اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُسے قربان کر دینے کا بڑا اجر ہے۔ جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے لے کر آج تک ہمارے وہ پیارے حاصل کر رہے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور جماعت احمدیہ کی خاطر اپنی جان نچھاور کر دی۔ لاریب یہ اُن تمام برکات اور فضلوں کے وارث ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن و احادیث میں بیان فرمائیں۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور ان کی قربانیوں کے طفیل الٰہی جماعتیں پنپتی، ترقی پاتی ہیں کیونکہ اُن کا خون الٰہی جماعتوں کے لئے کھاد کا کام کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”انشاء اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا اور لانے والا ہے“

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 514)

حضرت مسیح موعود ان کے بلند مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں“۔

(تذکرۃ الشہادتین از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پھر فرمایا۔

”شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دُکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے۔“

(تریاق القلوب از روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 516)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا:۔

”اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں“۔

(تذکرۃ الشہادتین از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 57)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم نوید احمد گوندل صاحب آف کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11 مئی 2010ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام یمنیٰ نوید تجویز ہوا ہے جو کہ مکرم چوہدری نذیر احمد گوندل صاحب آف بھڈال امیر حلقہ درگانوالی سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اسماعیل ڈھلوں صاحب دارالصدر ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے، ہر آن اپنے فضلوں تلے رکھے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1: نعمت اللہ صاحب)

اطلاعات ملی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ پکڑے جانے والے ملزم نے لاہور حملوں کے بعد علاقے میں کہنا شروع کر دیا تھا کہ لاہور میں جو اب یہاں (قلعہ احمد آباد) میں کسی احمدی کو نہیں چھوڑا جائے گا۔ ملزم عابد بٹ المعروف ''جن'' کے بارہ میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعلق ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ پاکستان بھر میں مختلف انداز سے احمدیوں کے خلاف نفرت و تعصب پھیلا کر ان کے خلاف عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ایسے افسوسناک واقعات ملک کے مختلف حصوں میں ہوتے رہتے ہیں اور ان واقعات کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس واقعہ کا سختی سے نوٹس لے۔

ترجمان کے مطابق جماعت احمدیہ کے عمائدین و اراکین پر پے در پے قاتلانہ حملوں کے یہ بہیمانہ واقعات مذہب کے نام پر قتل و غارت گری کرنے والے ایسے متعصب سماج دشمن معاندین کی سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہیں جو مذہب کے مقدس نام کی آڑ میں فرقہ واریت کو ہوا دینے اور عوام الناس کے جذبات کو انگیخت کر کے ملک میں مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ تعصب کی فضا پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ کے بزرگ محترم بشیر احمد صاحب گجر مورخہ 6 مئی 2010ء کو انتقال کر گئے۔ بوقت وفات ان کی عمر 78 سال کے قریب تھی۔ اسی روز ان کی نماز جنازہ احمدیہ قبرستان رحمٰن آباد میں مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ باندھی نے پڑھائی۔ بعدازاں وہیں ان کی تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ میں کثرت کے ساتھ احمدی و غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ آپ مولوی شکر دین صاحب گجر کے بیٹے تھے جو جماعت احمدیہ باندھی کے 20 سال کے قریب صدر رہے۔ آپ کا خاندان 1968ء میں احمدی ہوا۔ یہ خاندان گورداسپور سے ہجرت کر کے سیالکوٹ اور پھر سنجری فارم کے قریب آباد ہوا اور بعدازاں یہ احباب باندھی شفٹ ہو گئے۔

آپ نے بیوہ محترمہ (جو صدر لجنہ اماء اللہ باندھی ہیں) کے علاوہ پسماندگان میں 4 بیٹیاں 2 بیٹے چھوڑے ہیں جن میں سے ایک بچہ اور دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ آپ نے تقریباً ساری زندگی ہی باندھی میں گزار دی۔ بیت الذکر باندھی کے قریب ان کا گھر ہے اور ان کی صفات میں سب سے اہم صفت و خوبی قیام نماز تھی۔ مرحوم سردی گرمی بیماری تکلیف ہر چیز کی پرواہ کئے بغیر بیت الذکر میں آ کر نماز با جماعت ادا کرتے تھے۔ بعض دفعہ دیکھا گیا کہ انتہائی تیز بخار کی حالت میں بھی بیت الذکر میں نماز باجماعت کے انتظار میں بیٹھے ہوتے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی بیماری کی شدت کا آخر تک احساس نہ ہو سکا۔ بیماری کی شدت اختیار کرنے پر انتہائی کمزوری کے آخری مہینہ میں وہ بیت الذکر سے غیر حاضر رہے۔ جس کا انہیں شدت سے احساس تھا۔ محترم بشیر احمد صاحب نہایت دعا گو، کم گو اور انتہائی شریف النفس انسان تھے۔ انکساری ان کی نہایت نمایاں صفت تھی۔ سب سے بہت ہی سادہ انسان تھے۔ جماعت سے محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ بہترین تعلقات رکھنے والے اور خوش مزاج و بردبار انسان تھے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کا بھی حافظ و ناصر ہو اور وہ بھی اپنے والد کی صفات کے حامل اور نیک خادم دین بنیں اور خدا تعالیٰ کی امان میں رہیں۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم سلطان احمد عامر صاحب مربی سلسلہ سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم لقمان بشیر صاحب کارکن دفتر الفضل ولد مکرم محمد بشیر صاحب مرحوم دارالعلوم غربی صادق ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 23 اپریل 2010ء کو مکرم مولانا محمد صدیق منور صاحب نے فیکٹری ایریا حلقہ احمد میں مکرمہ بشریٰ ناہید صاحبہ بنت مکرم شریف احمد گجر صاحب آف ریلو کے ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اسی دن تقریب رخصتی ہوئی۔ اس سے اگلے روز دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا اور مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب نے دعا کروائی۔ دولہا حضرت میاں محمد دین صاحب آف اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دین و دنیا کے لئے باعث برکت بنائے اور نیک و صالح اولاد سے نوازے۔ آمین

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویزبورڈ، لیمینیٹس، بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔

فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں

موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

New **Mian Bhai**

10 Montgomery Road

Lahore -6 Pakistan

Deals in Suzuki Genuine Parts

PH:042-6313372-6313373

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل

الرحیم سٹیل

139- لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور

فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786

Email:alraheemsteel@hotmail.com

آزمائشی گیس کورس فری

(یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے)

گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کیلئے ہمارا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک، دمہ، ہائی بلڈ پریشر، خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سپرم پرابلم) بیٹیاں بکثرت بیٹے کی خواہش ہماری ویب سائٹ سے مفید طبی معلومات و مفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔

ہماری مطبوعہ کتاب ''فیملی ڈاکٹر'' کی مدد سے اپنا علاج خود کریں

شاکس شکور بھائی وافضل برادرز گولبازار ربوہ معلوماتی کتابچہ برائے ادویات فری حاصل کریں۔

مولف: ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)

مظہر فارما سپتال احمد نگر ربوہ فون: 0334-6372686

0332-7065822

فون کینیڈین: 001-416-832-7056

ویب سائٹ: www.drmazhar.com

ای میل: drmazharca@yahoo.com

زمیندار اخبار

زمیندار اخبار برصغیر پاک و ہند کا ایک قدیم اور ممتاز اخبار تھا جسے مولوی سراج الدین احمد خان نے یکم جون 1903ء کو لاہور سے جاری کیا تھا۔

یہ اخبار ابتداء میں ہفتہ وار شائع ہوتا تھا اور اس کے اجراء کا سب سے بڑا مقصد دیہی آبادی کی اصلاح و ترقی تھا۔ تاہم جب 1907ء میں نہری آبادیوں میں ملکیت اراضی کا مسئلہ پیدا ہوا تو اخبار زمیندار اور رہانی و مدیر زمیندار کو حکومت کا مقابلہ کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا اور یوں یہ اخبار سیاست کے میدان میں کود پڑا۔ اسی دوران مولانا نے اس اخبار کو لاہور سے کرم آباد منتقل کر دیا۔

منشی سراج الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر اپنے اخبار زمیندار میں لکھا۔

''مرزا غلام احمد صاحب 1860ء یا 1861ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے۔ اس وقت آپ کی عمر 23-24 سال ہو گی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔

1877ء میں ہمیں ایک شب قادیان میں آپ کے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی ان دنوں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے...... آپ بناوٹ اور افتراء سے بری تھے۔

(بدر 25 جون 1908ء ص 13)

6 دسمبر 1909ء کو مولانا سراج الدین احمد خان کا انتقال ہو گیا اور ان کے فرزند مولانا ظفر علی خان زمیندار کے مدیر بن گئے۔ 1911ء میں وہ اخبار کو ایک مرتبہ پھر لاہور لے آئے۔ جہاں پہلے یہ ہفتہ میں دو بار نکلنے لگا۔ پھر روزنامہ بنا اور جنگ بلقان کے زمانے میں تو دن میں دو مرتبہ شائع ہونے لگا۔

قیام پاکستان کے بعد اس کے پڑھنے والوں میں وہ جوش و خروش نہ رہا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ اس اخبار کی اشاعت گرنی شروع ہوئی مولانا ظفر علی خان کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا اختر علی خان اس اخبار کے مدیر بنے پھر 60 سال کی ہنگامہ خیز زندگی کے بعد یہ اخبار دم توڑ گیا۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 047-6211399, 0333-9797797

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدرٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

رعایتی قیمت: 25ML =/130 روپے، 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس، تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی موثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے برداشت اور ہائی و لو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ مئی 2010ء مبلغ -/115 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دارالصدر میں پلاٹ خریدنے کا سنہری موقعہ

دارالصدر شمالی میں ایک پلاٹ تقریباً 10 مرلے نزد کوٹھی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ برائے فروخت ہے

برائے رابطہ ربوہ: 0321-7712480
برائے رابطہ لاہور: 0300-8443234

3D/4D ڈیجیٹل پاور کلرڈاپلر الٹرا ساؤنڈ کا آغاز

گائنی آبس (زچہ و بچہ) دوران حمل پیچیدگیوں کیلئے (Feato Placental B.flow) کلرڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
Transvaginal کلرڈاپلر الٹرا ساؤنڈ (صرف لیڈی ڈاکٹر ہی کرسکتی ہے)
چھاتیوں (Breast) گلہڑ (Thyroid) سر درد اور پنڈلیوں کی درد (DVT) کیلئے شریانوں کا کلرڈاپلر الٹرا ساؤنڈ
گردے، پتے، مثانہ کی رسولیوں اور پتھریوں کیلئے کلرڈاپلر فیس میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں۔ یہ پیشکش محدود مدت کیلئے

جدید دور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ 047-6213944 047-6214499

میٹرک و بی۔اے کے امتحانات سے فارغ اور دیگر
طالبات کیلئے نادر موقع
کمپیوٹر کورسز میں داخلہ جاری
گورنمنٹ جامعہ نصرت چناب نگر ربوہ
فون: 047-6214719,03336707106

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔ عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

DASCO
BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلرز: سوزوکی، پک اَپ، وین، آلٹو، FX، جیپ کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئن اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 042-7700448-7725205

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی مخمل ڈائز، کاشان افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزر اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوٹی پارلرز، سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزرز حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

MJ میاں غلام رسول جیولرز
044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کے تیار کر کے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن 0334-4552254-0345-4552254
میاں عبدالمومن 0346-7434015

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
نگینہ برتن سٹور
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جتوتھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-7656300-7642369-7381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
دلہن جیولرز
طالب دعا: نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پبلک پائپ کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

WANTED
Sales Promotion Officers
Karachi ---------------- 4
Punjab ---------------- 4
Interior Sindh ---------------- 1
Balochistan ---------------- 1
Quality Control Manager
For Lahore
Male / Female
B. Pharmacist / M.Sc Chemistry
whlpharma@yahoo.com
Post Box No. 4038 Lahore.

ربوہ میں طلوع و غروب یکم جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:11

اکسیر پائیوریا
مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4280
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور امیگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtieztravels@hotmail.com

MBBS in China
With PMDC
➔Xian Jiaotong University
Affiliated with PMDC approved by W.H.O & Govt. Of China.
➔Southeast University.
->No need to take any test in Pakistan due to PMDC.
->Admissions are open for September / October.
->Very appropriate tuition fee.
English Medium.
->No Bank Statement, No IELTS / TOEFL
->Pay fee upon arrival to the University.
->Excellent environment for female Students.
Education Concern®
EC
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35177124 /35162310/ 0302-8411770.

FD-10